اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اولاد کو کب کیا سکھائیں

اس تحریر میں آپ جان سکیں گے

1	اولاد کو کب کیا سیکھائیں	
2	کس عمر میں کیا سکھانا ہے کچھ مشورے	
3	تربیتِ اولاد کے خواہشمند والدین کے لئے چند مشورے	

اولاد کو کب کیا سکھائیں

جہاں تک اولاد کو سکھانے کی بات ہے تو قراٰنِ پاک سکھائے، سات برس کی عمر میں نماز کا حکم دینے کے ساتھ ہی نماز اور طہارت کے ضَروری مسائل بھی سکھائے کہ سات سے نو برس کی عمر بچوں کی تَربیت کے تعلق سے بالخُصُوص بچیوں کے لیے بے حد اَہم ہے کہ بچیاں اس کے بعد کبھی بھی بالغہ ہو سکتی ہے۔ ان عُلُوم کے سکھانے کے ساتھ ساتھ شرعی تقاضوں کے مطابق دنیوی تعلیم بھی دی جاسکتی ہے۔ والدین پر اولاد کے جو حقوق اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بیان فرمائے ہیں ان میں سے سیکھنے سیکھانے کے چند حقوق یہ ہیں: ❁ زبان کھلتے ہی " اللّٰہ "، " اللّٰہ " پھر " لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ " پھر پورا کلمۂ طیبہ سکھائے۔ ❁ جب تمیز آئے اَدب سکھائے، کھانے، پینے، ہنسنے، بولنے، اُٹھنے، بیٹھنے، چلنے، پھرنے، حیا، لحاظ، بزرگوں کی تعظیم، ماں باپ، استاذ وغیرہ کا ادب سکھائے اور دُختر (یعنی بیٹی) کو شوہر کی اِطاعت کے طُرُق (یعنی طریقے) و آداب بتائے۔ ❁ قرآنِ مجید پڑھائے۔ ❁ استاذ نیک، صالح، متقی، صحیح العقیدہ، سِنّ رسیدہ (یعنی بڑی عمر) کے سپرد کردے اور دُختر کو نیک پارسا عورت سے پڑھوائے۔ ❁ بعد ختمِ قرآن ہمیشہ تلاوت کی تاکید رکھے۔ ❁ عقائدِ اسلام و سنَّت سکھائے کہ لوح سادہ فطرتِ اسلامی و قبولِ حق پر مخلوق ہے (یعنی چھوٹے بچے دینِ

فطرت پر پیدا کیے گئے ہیں یہ حق کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں لہٰذا) اس وقت کا بتایا پتھر کی لکیر ہو گا۔ ✿ حضورِ اقدس، رحمتِ عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم
کی محبت و تعظیم ان کے دل میں ڈالے کہ اصلِ ایمان وعینِ ایمان ہے۔ ✿ حضور پُر نور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے آل و اَصحاب و اولیاء و علما کی محبت و عظمت تعلیم کرے کہ اصلِ سنّت وزیورِ ایمان بلکہ باعثِ بقائے ایمان ہے(یعنی یہ محبت ایمان کی حفاظت کا ذریعہ ہے)۔ ✿ سات برس کی عمر سے نماز کی زبانی تاکید شروع کر دے۔ ✿ علمِ دِین خُصوصاً وُضو، غسل، نماز وروزہ کے مَسائل توکل، قناعت، زُہد، اِخلاص، تواضع، اَمانت، صِدق، عدل، حیا، سلامتِ صُدُور و لسان وغیرہا خوبیوں کے فضائل، حرص و طمع، حُبِّ دُنیا، حُبِّ جاہ، رِیا، عجب، تکبُّر، خِیانت، کِذب، ظُلم، فحش، غیبت، حسد، کینہ وغیرہا بُرائیوں کے رَذائل (یعنی بُری صفات) پڑھائے۔ ✿ خاص پسر (یعنی بیٹے) کے حقوق سے یہ ہے کہ اسے لکھنا سکھائے۔ سورۂ مائدہ کی تعلیم دے۔ اِعلان کے ساتھ اس کا ختنہ کرے۔ ✿ خاص دُختر (یعنی بیٹی) کے حقوق سے یہ ہے کہ اس کے پیدا ہونے پر ناخوشی نہ کرے بلکہ نعمتِ اِلٰہیہ جانے، اسے سینا، پرونا، کاتنا، کھانا پکانا سکھائے اور سورۂ نور کی تعلیم دے (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۴۵۵ ملخصاً)۔

چند اہم مشورے:

(۱) 3 سال کی عمر تک بچے کے سامنے، سکھانے کی نیّت سے "اللہ"، "اللہ" کہیں تاکہ اُس کے منہ سے پہلا لفظ "اللہ" ادا ہو اور جب کچھ لفظ بولنے لگے تو لفظ "اللہ" بولنے کا عادی ہو جائے۔

(۲) 3 سے 4 سال کی عمر میں پورا کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) سکھائیں۔

(۳) 4 سال کی عمر سے "مدنی قاعدہ" کی ترکیب فرمائیں۔ بعض بزرگوں کا معمول رہا ہے کہ وہ بچوں کی "رسمِ بِسْمِ اللہ" (یعنی بِسْمِ اللہ شریف پڑھانے کی تقریب) 4 سال، 4 ماہ اور 4 دن کی عمر میں کرتے ہیں۔

(۴) 4 سال کی عمر سے بچوں کو کھانے، پینے کے آداب (مثلاً ہاتھ دھو کر کھانا، بیٹھ کر کھانا، سر ڈھک کے کھانا وغیرہ)، چلنے پھرنے کے، بات چیت کے، کپڑے صحیح طرح پہننے کے، حیاء کے آداب سیکھانا شروع کر دے۔ یہ عمر

ابتدائی ادب سیکھانے کے لحاظ سے اہم ترین ہے۔

(۵) 5 سال کی عمر سے بچوں کو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور دیگر انبیاءِ کرام (عَلَیْہِمُ السَّلَام) کے معجزات، صحابہ کرام و اہلِ بیتِ اطہار (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ) کے واقعات، اولیاء کرام (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ) کی کرامات سنانا اور نعتوں و منقبتوں کے چند اشعار یاد کروانا شروع کر دیں، ہو سکے تو گھر پر وقتاً فوقتاً بزرگوں کی نیاز فاتحہ کا بھی سلسلہ ہو اس سے یہ فائدہ حاصل ہو گا کہ بچپن سے ہی ان بچوں کے دلوں میں بزرگوں کی محبت پیدا ہو جائے گی اور بچپن کی محبت ممکن ہے مرتے دم تک باقی رہے (حکایات اور واقعات سنانے کے لیے بھی www.farzuloom.net مُفید ہے)۔

(۶) 5 سے 7 سال کی عمر تک محبت اور اپنائیت کے ساتھ علماء، قاری صاحب، امام صاحب، استاد صاحب اور بڑوں کا ادب سیکھائیں۔ اس کا یہ فائدہ ہو گا کہ اولاد والدین کا بھی ادب کرے گی اور شادی کے بعد بچی اپنے شوہر کا احترام کرے گی۔

(۷) اسلامی تاریخ کے مطابق جس دن یہ 7 سال کے ہوں، ممکن ہو تو اس دن گھر میں (پردے اور شرعی احکام کی پابندی کے ساتھ) کوئی تقریب رکھ کر، زندہ ہو تو باپ ورنہ سرپرست (guardian) اسے نماز کا حکم دے تاکہ نماز کی اہمیت اس کے بلکہ خاندان بھر کے بچوں کے دل و دماغ میں بیٹھ جائے۔ اس عمر سے بچوں کی نماز کی کاپی بنالیں، ہو سکے تو روزانہ اس سے نماز پڑھنے کی کارکردگی خود لیں اور کاپی میں ٹک لگائیں، اِنْ شَاءَ اللّٰہ! یہ عمل بچوں کو نمازی بنانے کے لیے مُفید ثابت ہو گا۔

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب "فیضانِ نماز" صفحہ 54 پر فرماتے ہیں:

جب بچّے سات سال کے ہو جائیں تو اُن سے پانچوں وَقت کی **نماز** ادا کروایئے تاکہ **نماز** کی عادت پکی ہو۔ ان کو صبح سویرے اُٹھنے اور وضو کر کے **نماز** پڑھنے کی عادت ڈلوایئے، مگر سردیوں میں وضو کے لئے قابلِ برداشت گرم پانی دیجئے تاکہ وہ ٹھنڈے پانی سے گھبرا کر وضو اور **نماز** سے جی نہ چرائیں۔ والد صاحب کو چاہیے کہ بیٹا جب سات سال کا ہو جائے تو اُسے اپنے ساتھ مسجِد میں لے جائیں لیکن پہلے اُسے مسجد کے آداب سے آگاہ

کردیں کہ مسجد میں شور نہیں مچانا، اِدھر اُدھر نہیں بھاگنا، نمازیوں کے آگے سے نہیں گزرنا وغیرہ۔ نمازِ باجماعت میں اُسے مردوں کی آخری صف کے بعد دوسرے بچوں کے ساتھ کھڑا کریں۔ اس حکمت عملی کی بدولت اِنْ شَاءَ اللہ بچّے کا مسجد کے ساتھ روحانی رشتہ قائم ہو جائے گا۔

بچوں کو بھی اے بھائیو! پڑھوایئے نماز

خود سیکھ کر کے ان کو بھی سکھلایئے نماز

(۸) سات (7) سال کی عمر سے اس کا "اللہ پاک" کے تعلق سے یہ ذہن بنانا بھی شروع کریں: اللہ پاک قریب ہے، وہ سب جانتا ہے، ہر آواز سنتا ہے، ہر چیز دیکھتا ہے، وہ جو چاہے کرے، ہماری طرح اس کے ہاتھ پاؤں نہیں ہیں۔ ہماری عقل چھوٹی ہے اور اللہ پاک کی شان بہت بہت بہت بڑی ہے۔

(۹) ہمارے ہاں عام طور پر "روزہ کُشائی" کی رسم کی جاتی ہے۔ **پہلی بات** طاقت ہو تو بچوں کو سات سال کی عمر سے روزہ رکھوانے کا حکم ہے البتہ اگر بچے میں روزہ رکھنے کی طاقت اور روزے کو سمجھنے کی صلاحیت سات سال کی عمر سے پہلے ہی ہو تو اسے پہلے ہی روزے رکھوائے جائیں۔ **دوسری بات** روزہ رکھنے کے بعد اگر اسے بھوک و پیاس کی شدّت ہے تو کھانا دینا لازم ہے اور اس روزے کی قضاء بھی نہیں۔ "روزہ کُشائی" والے دن بھی اگر بچے کو سخت بھوک یا پیاس ہوئی تو کھانا پانی دینا ہو گا لھذا اس رسم کی جگہ یوں کیا جائے کہ سات (7) سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد جو پہلا رمضان آئے، اس کے پہلے روزے میں باہتمام بچے کو سحری کروائی جائے اور گھر والے اس کے لیے دعا بھی کریں اور اس کی حوصلہ افزائی بھی کی جائے۔

(۱۰) 7 سے 9 سال کی عمر شرعی مسائل اور دینی تربیت کے لیے سب سے اہم ترین وقت ہے۔ نماز کا حکم دینے کے بعد اب نرمی سے نماز کی طرف لائیں، ہو سکے تو الارم (alarm) وغیرہ کے ذریعے خود اُٹھنے کا عادی بنائیں، اوقات نماز دیکھنا سکھائیں اور نقشۂ نماز (namaz calendar) اسے دلوائیں، ساتھ ساتھ نماز، سورۂ فاتحہ و دیگر سورتیں اوراذکارِ نماز (جو کچھ نماز میں تلاوت کے علاوہ پڑھا جاتا ہے) بھی درجہ بہ درجہ سکھائیں۔ سب

www.farzuloom.net

سے پہلے لفظ ”اَللّٰهُ اَكْبَر“، سورۃ الفاتحہ، کوئی ایک سورت، اَلتَّحِيَّات اور سلام سکھائیں اور اس کی اچھی طرح مشق کروائیں۔ نیز اس عمر سے بچیوں کو پردے کا ذہن دینا شروع کریں۔ مردوں، لڑکوں، cousins سے الگ کرنا شروع کردیں۔ اسی طرح اب مردوں سے قرآن پاک اور دیگر تعلیم نہ دلوائیں کہ نو سال کی عمر کے بعد بچی بالغہ ہو سکتی ہے۔ بچّے اور بچّیوں کو شروع سے ہی الگ رکھا جائے۔ بچّیوں کو شروع سے ہی دوپٹے اور اسکارف (Scarf) وغیرہ کی عادت ڈالی جائے۔ سات سال کی عمر سے ان باتوں کا خیال رکھا جائے۔

(۱۱) اسی عمر میں آہستہ آہستہ بچے کی عقل کے مُطابق اسلامی عقائد بتائے جائیں۔ وضو و نماز کی عملی مشق کروائی جائے، غسل و تیمم کرنے، روزہ رکھنے اور کپڑے پاک کرنے کا طریقہ بتایا جائے (مثلاً کہا جائے کہ اگر کپڑے پر خون لگ گیا تو یوں پاک ہو گا وغیرہ)۔

(۱۲) اب اس کے اخلاق اچھے کرنے کے لیے مہلکات (یعنی ہلاکت میں ڈالنے والے کام) مثلاً حرص و طمع، حُبِّ دُنیا، حُبِّ جاہ، رِیا، عجب، تکبُّر، خِیانت، کِذب، ظُلم، فحش، غیبت، حسد، کینہ وغیرہ کی خرابیاں بیان کرے، ہو سکے تو ایسی کہانیاں سنائے کہ ان چیزوں کی نفرت پیدا ہو اسی طرح منجیات (یعنی نجات دلانے والی باتوں) مثلاً توکل، قناعت، زُہد، اِخلاص، تواضع، اَمانت، صِدق، عدل، حیا، سلامتِ صُدُور و لسان وغیرہ کی خوبیاں بیان کرے، ہو سکے تو ایسے واقعات سنائے کہ ان چیزوں کی محبّت پیدا ہو (ایسی کہانیوں کے لیے بھی www.farzuloom.net مفید ہے)۔

نوٹ: پوائنٹ نمبر ۱۰، ۱۱، ۱۲ کے لیے دارالمدینہ، مدرسۃ المدینہ، جامعۃ المدینہ وغیرہ کا نصاب فائدہ مند ہو سکتا ہے۔

(۱۳) اب پہلے درجے کی کتابیں شروع کردیں تاکہ بالغ ہونے سے پہلے یہ بچے فرض علوم جاننے والے ہوں۔ بچوں کی اس تربیت کی اہمیت کو اس بات سے سمجھیں کہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: نابالغ نے وقت میں نماز پڑھی تھی اور اب آخر وقت میں بالغ ہوا، تو اس پر فرض ہے کہ اب پھر پڑھے۔ (بہار

شریعت،۱/۴۴۴،مسئلہ ۵) کہ جو نماز پہلے پڑھی تھی وہ نفل تھی اور اب بالغ ہونے کے بعد اس وقت کی نماز فرض ہوگئی۔

(۱۴)جب بچّہ ۱۲ سال کا ہو تو باپ اور بچّی نو سال کی ہو تو ماں اسے خصوصی مسائل خود سیکھائے، ہرگز ہرگز کسی اور کے سپرد یہ کام نہ کرے۔

(۱۵) پہلے درجے کے بعد بیٹا ہو تو سورۃ المائدہ اور بیٹی ہو تو سورۃ النور کا ترجمہ کنزالایمان (تفسیر کے ساتھ) پڑھائے یا اس سے ختم کروائے اور ہوسکے تو اس کے اختتام پر گھر میں (پردے اور شرعی احکام کی پابندی کے ساتھ) تقریب رکھے تاکہ ان سورتوں کی تعلیم کی رسم پڑ جائے۔

(۱۶)انسان عموماً اپنی زندگی کا سب سے بڑا حصّہ اپنے بچوں کی امّی کے ساتھ گذارتا ہے، بچوں کی تربیت کی مہم میں بچوں کی ماں کو اپنا مُعاون بنانا ضروری ہے۔ اسے علم وعمل، زہد وتقویٰ میں اپنا رفیق سفر بنانے کے ساتھ ساتھ، نیکی کی دعوت وتربیتِ اولاد کی تربیت کے لیے دعوتِ اسلامی کے ماحول اور دینی کاموں سے عملی طور پر وابستہ کریں تاکہ تربیتِ اولاد کے اس فریضے کو سرانجام دینا آسان ہو جائے۔ اس کا بہترین وقت شادی کے فوراًبعد کا ہے کہ گرم لوہے کو موڑنا آسان ہوتا ہے۔ **یادرہے!** مرد پر عورت کے جو حقوق ہیں، ان میں یہ بھی ہے کہ نیک باتوں، حیاء اور پردے کی تعلیم دے۔(فتوی رضویہ جلد ۲۴،ص ۳۷۲ماخوذاً)

(۱۷) بچے کے بالغ ہونے کے بعد بھی قرآنِ پاک پڑھتے رہنے اور فرض علوم کا مطالعہ کرتے رہنے کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ اُسے ہمارا دیا ہوا دوسرا اور تیسرا درجہ پڑھنے کی بھی تلقین کریں اور محبت بھرے انداز میں پوچھ گچھ بھی جاری رکھیں۔

(۱۸)بچوں کی تربیت کے حوالے سے مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے فیضانِ مَدَنی مذاکرہ قسط 24 "بچوں کی تربیت کب اور کیسے کی جائے؟" اور فیضانِ مَدَنی مذاکرہ قسط 38 "چھٹیاں کیسے گزاریں" کا مُطالعہ کیجیے۔

www.farzuloom.net

عملی زندگی (practical life) سے پہلے والدین، اولاد کی یہ تربیت کریں

اگر آپ اپنے بچّوں کو کاروبار میں اپنے ساتھ شریک کرنا چاہتے ہیں یا آپ کا کوئی خاندانی پیشہ ہے اور آپ کے خاندان کے بچّے وہی پیشہ اپناتے ہیں تو لازمی بات ہے کہ بچّہ پیدا ہوتے ہی کام کاج شروع نہیں کر دیتا۔

بچّوں کو کاروبار پر لگانے سے پہلے:

۱) قرآنِ مجید اور نماز پڑھنا سیکھائیں۔

۲) درست اسلامی عقائد سیکھائیں۔

۳) ضرورت کے شرعی مسائل سیکھائیں (ان سب کی اوپر تفصیل بیان ہو چکی ہے، کم از کم پہلے درجے کی کتابیں کسی سنی عالم سے پڑھوائیں اور اگر خود صلاحیت ہو تو خود سیکھائیں)۔

۴) پھر چاہیں تو کاروبار وغیرہ میں اپنے ساتھ شریک کریں مگر بچّہ سمجھ دار ہو تو اُسے علمِ دین سیکھنے سیکھانے کے کام میں مصروف رہنے دیں۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ سب سے ذہین بچّے کو علمِ دین کے لیے وقف کیا جائے کہ راہِ خدا میں اپنی سب سے اچھی چیز پیش کرنی چاہیے تاہم ہر گھر میں کم از کم ایک عالم ضرور ہونا چاہیے، جیسا کہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی اسکی ترغیب دلاتے ہیں۔

مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سب سے مقدم (یعنی پہلے) یہ ہے کہ بچوں کو قراٰنِ مجید پڑھائیں اور دین کی ضروری باتیں سکھائی جائیں، روزہ و نماز و طہارت اور بیع و اِجارہ (یعنی خرید و فروخت اور اُجرت وغیرہ کے لین دَین) و دیگر معاملات کے مسائل جن کی روز مرہ (Day-to-day) حاجت (یعنی ضرورت) پڑتی ہے اور ناواقفی (یعنی معلوم نہ ہونے کی وجہ) سے خلافِ شرع عمل کرنے کے جرم میں مبتلا ہوتے ہیں، اُن کی تعلیم ہو۔ اگر دیکھیں کہ بچے کو علم کی طرف رُجحان (رُجْ۔ حان یعنی میلان۔ دلچسپی) ہے اور سمجھ دار ہے تو علمِ دین کی خدمت سے بڑھ کر کیا کام ہے اور اگر استطاعت (یعنی حیثیت) نہ ہو تو تصحیح و تعلیمِ عقائد (یعنی دُرست عقیدے سکھانے) اور ضروری مسائل کی تعلیم کے بعد جس جائز کام میں لگائیں اختیار ہے۔ (بہارِ شریعت ج۲ ص۲۵۶) لڑکی کو بھی عقائد و ضروری مسائل سکھانے کے بعد کسی عورت سے سلائی اور نقش و نگار

وغیرہ ایسے کام سکھائیں جن کی عورتوں کو اکثر ضرورت پڑتی ہے اور کھانا پکانے اور دیگر اُمورِ خانہ داری (یعنی گھر کے کام کاج) میں اُس کو سلیقہ (یعنی قابلیت) ہونے کی کوشش کریں کہ سلیقے والی عورت جس خوبی سے زندگی بسر کرسکتی ہے بد سلیقہ نہیں کرسکتی۔ (بہارِ شریعت ج۲ص۲۵۷)

چند گزارشات:

(۱) ہر اسکول، مدرسے اور دینی علوم کے اداروں کی انتظامیہ کو چاہیے کہ وہ اپنا نصاب (syllabus) اس طرح بنائیں کہ جس عمر میں جو سیکھنا چاہیے، وہ بچے سیکھ لیں۔

(۲) والدین کو چاہیے کہ جس دینی و دنیاوی ادارے سے بچے کو وابستہ کر رہے ہیں، اس کے syllabus کا جائزہ لیں، اگر اس میں فرض علوم وغیرہ شامل نہ ہوں تو اپنے بچوں کے لیے فرض علوم سکھانے کا انتظام کریں اور اگر فرض علوم شامل ہوں تو یہ دیکھیں کہ آپ کا بچہ ان فرض علوم کو حاصل کرنے میں صحیح طور پر مصروف ہے یا نہیں۔

(۳) دینی پبلیشرز (publishers) کو چاہیے کہ بچوں کی عمر کی ترتیب کے مطابق، سنّی علما کی رہنمائی میں نصاب (syllabus) تیار کریں تاکہ والدین خود یہ نصاب پڑھا سکیں۔

(۴) والدین کو چاہیے کہ بچوں کو صرف قاری صاحب سے قرآن پڑھوانے پر اکتفا نہ کریں بلکہ ایسے اساتذہ کا انتخاب کریں کہ جو انہیں ضروری علوم بھی پڑھائیں۔

(۵) دینی تعلیم دینے والے اداروں کو چاہیے کہ وہ ایسے والدین کے لیے ہفتہ وار چھٹی (weekend) میں ضروری علوم حاصل کرنے کا انتظام کریں یا وہ ادارے جو آن لائن پڑھاتے ہیں، وہ اس کا انتظام کریں۔

(٦) والدین اگر کوئی انتظام نہ کر سکیں تو وہ ان موضوعات (topics) پر سنّی علما کی لکھی ہوئی کتابوں سے مدد حاصل کریں نیز www.farzuloom.net وزٹ کیجئے۔